بسم اللہ الرحمن الرحیم

شب عاشور

اور

روز عاشور کے اعمال

المہدی (ع) ادارہ تربیت اسلامی آئی ایس او پاکستان

شب عاشوراور روز عاشور کے اعمال

دسویں محرم کی رات:

یہ شب عاشور ہے، سید نے اس رات کی بہت سی با فضیلت نمازیں اور دعائیں نقل فرمائی ہیں ۔ان میں سے ایک سو رکعت نماز ہے، جو اس رات پڑھی جاتی ہے اس کی ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد تین مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر مرتبہ کہے:

سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ للهِ، وَلاَ إِلهَ إِلاَّ اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ

پاک تر ہے اللہ حمد اللہ ہی کے لئے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بزرگتر ہے اور نہیں ہے کوئی طاقت وقوت مگر وہی جو

العَلِيِّ العَظِيمِ ۔

خدائے بلند و برتر سے ملتی ہے ۔

بعض روایات میں ہے کہ العَلِيِّ العَظِيمِ کے بعد استغفار بھی پڑھے: اس رات کے آخری حصے میں چار رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد دس مرتبہ آیۃ الکرسی ۔دس مرتبہ سورۂ توحید دس مرتبہ سورۂ فلق اور دس مرتبہ سورۂ ناس کی قرائت کرے اور بعد از سلام سو مرتبہ سورۂ توحید پڑھے:

آج کی رات چار رکعت نماز ادا کرے جس کی ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے، یہ وہی نماز امیر المؤمنین (ع) ہے کہ جس کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے ۔اس نماز کے بعد زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی کرے حضرت رسول پر صلوات بھیجے اور آپ (ص) کے دشمنوں پر بہت لعنت کرے ۔

اس رات بیداری کی فضیلت میں روایت وارد ہوئی ہے کہ اس رات کو جاگنے والا اس کے مثل ہے جس نے تمام ملائکہ جتنی عبادت کی ہو، اس رات میں کی گئی عبادت ستر سال کی عبادت کے برابر ہے، اگر کسی شخص کیلئے یہ ممکن ہو تو آج رات کو اسے سر زمین کربلا میں رہنا چاہیے، جہاں وہ حضرت امام حسین - کے روضہ اقدس کی زیارت کرے اور حضرت امام حسین - کے قرب میں شب بیداری کرے تاکہ خدا اس کو امام حسین - کے ساتھیوں میں شمار کرے جو اپنے خون میں لتھڑے ہوئے تھے ۔

دسویں محرم کا دن:

یہ یوم عاشور ہے جو امام حسین - کی شہادت کا دن ہے یہ ائمہ طاہرین اور ان کے پیروکاروں کیلئے مصیبت کا دن ہے اور حزن و ملال میں رہنے کا دن ہے، بہتر یہی ہے کہ امام علی (ع) کے چاہنے اور ان کی اتباع کرنے والے مومن مسلمان آج کے دن دنیاوی کاموں میں مصروف نہ ہوں اور گھر کے لئے کچھ نہ کمائیں بلکہ نوحہ و ماتم اور نالہ بکائی کرتے رہیں، امام حسین - کیلئے مجالس برپا کریں اور اس طرح ماتم و سینہ زنی کریں جس طرح اپنے کسی عزیز کی موت پر ماتم کیا کرتے ہوں آج کے دن امام حسین -

کی زیارت عاشور پڑھیں جو تیسرے باب میں ذکر ہوگی، حضرت کے قاتلوں پر بہت زیادہ لعنت کریں اور ایک دوسرے کو امام حسین- کی مصیبت پر ان الفاظ میں پرسہ دیں۔

أَعْظَمَ اللهُ أُجُورَنا بِمُصابِنا بِالْحُسَيْنِ وَجَعَلَنا وَإِيّاكُمْ مِنَ الطّالِبِينَ

اللہ زیادہ کرے ہمارے اجروثواب کو اس پر جو کچھ ہم امام حسین- کی سوگواری میں کرتے ہیں اور ہمیں تمہیں امام حسین- کے خون کا

بِثارِهِ مَعَ وَلِيِّهِ الْإِمامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلامُ

بدلہ لینے والوں میں قرار دے اپنے ولی امام مہدی (ع) کے ہم رکاب ہو کر کہ جو آل محمد میں سے ہیں۔

ضروری ہے کہ آج کے دن امام حسین- کی مجلس اور واقعات شہادت کو پڑھیں خود روئیں اور دوسروں کو رلائیں، روایت میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ- کو حضرت خضر- سے ملاقات کرنے اور ان سے تعلیم لینے کا حکم ہوا تو سب سے پہلی بات جس پر ان کے درمیان مذاکرہ مکالمہ ہوا وہ یہ ہے کہ حضرت خضر- نے حضرت موسیٰ- کے سامنے ان مصائب کا ذکر کیا جو آل محمد پہ آنا تھے، اور ان دونوں بزرگواروں نے ان مصائب پر بہت گریہ و بکا کیا۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں مقام ذیقار میں امیرالمؤمنین- کے حضور گیا تو آپ نے ایک کتابچہ نکالا جو آپ کا اپنا لکھا ہوا اور رسول اللہ کا لکھوایا ہوا تھا، آپ نے اس کا کچھ حصہ میرے سامنے پڑھا اس میں امام حسین- کی شہادت کا ذکر تھا اور اسی طرح یہ بھی تھا کہ شہادت کس طرح ہوگی اور کون آپ کو شہید کرے گا، کون کون آپ کی مدد و نصرت کرے گا اور کون کون آپ کے ہمرکاب رہ کر شہید ہوگا یہ ذکر پڑھ کر امیرالمؤمنین- نے خود بھی گریہ کیا اور مجھ کو بھی خوب رلایا۔ مؤلف کہتے ہیں اگر اس کتاب میں گنجائش ہوتی تو میں یہاں امام حسین- کے کچھ مصائب ذکر کرتا لیکن موضوع کے لحاظ سے اس میں ان واقعات کا ذکر نہیں کیا جاسکتا، لہذا قارئین میری کتب مقاتل کی طرف رجوع کریں۔ خلاصہ یہ کہ اگر کوئی شخص آج کے دن امام حسین- کے روضہ اقدس کے نزدیک رہ کر لوگوں کو پانی پلاتا رہے تو وہ اس شخص کی مانند ہے، جس نے حضرت کے لشکر کو پانی پلایا ہو اور آپ کے ہمرکاب کربلا میں موجود رہا ہو آج کے دن ہزار مرتبہ سورۂ توحید پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے، روایت میں ہے کہ خدائے تعالیٰ ایسے شخص پر نظر رحمت فرماتا ہے، سید نے آج کے دن ایک دعا پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ جو دعائے عشرات کی مثل ہے، بلکہ بعض روایات کے مطابق وہ دعائے عشرات ہی ہے۔

شیخ نے عبداللہ بن سنان سے انہوں نے امام جعفر صادق- سے روایت کی ہے کہ یوم عاشور کو چاشت کے وقت چار رکعت نماز و دعا پڑھنی چاہیے کہ جسے ہم نے اختصار کے پیش نظر ترک کر دیا ہے پس جو شخص اسے پڑھنا چاہتا ہو وہ علامہ مجلسی کی کتاب زادالمعاد میں ملاحظہ کرے۔ یہ بھی ضروری اور مناسب ہے کہ شیعہ مسلمان آج کے دن فاقہ کریں، یعنی کچھ کھائیں پئیں نہیں، مگر روزے کا قصد بھی نہ کریں عصر کے بعد ایسی چیز سے افطار کریں جو مصیبت زدہ انسان کھاتے ہیں مثلاً دودھ یا دہی وغیرہ نیز آج کے دن

قمیضوں کے گریبان کھلے رکھیں اور آستینیں چڑھا کر ان لوگوں کی طرح رہیں جو مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں یعنی مصیبت زدہ لوگوں جیسی شکل وصورت بنائے رہیں۔

علامہ مجلسی نے زاد المعاد میں فرمایا ہے کہ بہتر ہے کہ نویں اور دسویں محرم کا روزہ نہ رکھے کیونکہ بنی امیہ اور ان کے پیروکاران دو دنوں کو امام حسین-کو قتل کرنے کے باعث بڑے بابرکت وحشمت تصور کرتے ہیں اور ان دنوں میں روزہ رکھتے تھے، انہوں نے بہت سی وضعی حدیثیں حضرت رسول کی طرف منسوب کر کے یہ ظاہر کیا کہ ان دو دنوں کا روزہ رکھنے کا بڑا اجر وثواب ہے حالانکہ اہلبیت سے مروی کثیر حدیثوں میں ان دو دنوں اور خاص کر یوم عاشور کا روزہ رکھنے کی مذمت آئی ہے،.بنی امیہ اور ان کی پیروی کرنے والے برکت کے خیال سے عاشورا کے دن سال بھر کا خرچہ جمع کر کے رکھ لیتے تھے اسی بنا پر امام رضا- سے منقول ہے کہ جو شخص یوم عاشورا اپنا دنیاوی کاروبار چھوڑے رہے تو حق تعالیٰ اس کے دنیا وآخرت سب کاموں کو انجام تک پہنچا دے گا، جو شخص یوم عاشور کو گریہ وزاری اور رنج وغم میں گزارے تو خدائے تعالیٰ قیامت کے دن کو اس کیلئے خوشی ومسرت کا دن قرار دے گا اور اس شخص کی آنکھیں جنت میں اہلبیت کے دیدار سے روشن ہوں گی، مگر جو لوگ یوم عاشورا کو برکت والا دن تصور کریں اور اس دن اپنے گھر میں سال بھر کا خرچ لا کر رکھیں تو حق تعالیٰ ان کی فراہم کی ہوئی جنس ومال کو ان کے لئے بابرکت نہ کرے گا اور ایسے لوگ قیامت کے دن یزید بن معاویہ، عبیداللہ بن زیاد اور عمر ابن سعد جیسے ملعون جہنمیوں کے ساتھ محشور ہوں گے اس لئے یوم عاشور میں کسی انسان کو دنیا کے کاروبار میں نہیں پڑنا چاہیے اور اس کی بجائے گریہ وزاری، نوحہ وماتم اور رنج وغم میں مشغول رہنا چاہیے نیز اپنے اہل وعیال کو بھی آمادہ کرے کہ وہ سینہ زنی وماتم میں اس طرح مشغول ہوں جیسے اپنے کسی رشتہ دار کی موت پر ہوا کرتے ہیں۔آج کے دن روزے کی نیت کے بغیر کھانا پینا ترک کیئے رہیں اور عصر کے بعد تھوڑے سے پانی وغیرہ سے فاقہ شکنی کریں اور دن بھر فاقے سے نہ رہیں مگر یہ کہ اس پر کوئی روزہ واجب ہو جیسے نذر وغیرہ آج کے دن گھر میں سال بھر کیلئے غلہ وجنس جمع نہ کرے، آج کے دن ہنسنے سے پرہیز کریں، اور کھیل کود میں ہرگز مشغول نہ ہوں اور امام حسین- کے قاتلوں پر ان الفاظ میں ہزار مرتبہ لعنت کریں:

اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ

اے اللہ: امام حسین- کے قاتلوں پر لعنت کر۔

مؤلف کہتے ہیں اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ یوم عاشور کا روزہ رکھنے کے بارے میں جو حدیثیں آئیں وہ سب جعلی اور بناوٹی ہیں اور ان کو جھوٹوں نے حضرت رسول کی طرف منسوب کیا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ تَبَرَّکَتْ بِہٖ بَنُوْ اُمَیَّةَ۔

اے اللہ! یہ وہ دن ہے جس کو بنی امیہ نے بابرکت قرار دیا ہے۔

صاحب شفائ الصدور نے زیارت کے مندرجہ بالا جملے کے ذیل میں ایک طویل حدیث سے اس کی تشریح فرمائی ہے۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بنی امیہ آج کے منحوس دن کو چند وجوہات کی بنا پر بابرکت تصور کرتے تھے۔

﴿۱﴾ بنی امیہ نے آج کے دن آیندہ سال کے لئے غلہ وجنس جمع کر رکھنے کو مستحب جانا اور اس کو وسعت رزق اور خوشحالی کا سبب قرار دیا، چنانچہ اہلبیت کی طرف سے ان کے اس زعم باطل کی بار بار تردید اور مذمت کی گئی ہے۔

﴿۲﴾ بنی امیہ نے آج کے دن کو روز عید قرار دیا اور اس میں عید کے رسوم جاری کیے۔جیسے اہل وعیال کے لئے عمدہ لباس وخوراک فراہم کرنا،ایک دوسرے سے گلے ملنا اور حجامت بنوانا وغیرہ لہذا یہ امور ان کے پیروکاروں میں عام طور پر رائج ہو گئے۔

﴿۳﴾ انہوں نے آج کے دن کا روزہ رکھنے کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں وضع کیں اور اس دن روزہ رکھنے پر عمل پیرا ہوئے۔

﴿۴﴾ انہوں نے عاشور کے دن دعا کرنے اور اپنی حاجات طلب کرنے کو مستحب قرار دیا اس لئے اس سے متعلق بہت سے فضائل اور مناقب گھڑ لیے، نیز آج کے دن پڑھنے کے لئے بہت سی دعائیں بنائیں اور انہیں عام کیا تا کہ لوگوں کو حقیقت واقعہ کی سمجھ نہ آئے چنانچہ وہ آج کے دن اپنے شہروں میں منبروں پر جو خطبے دیتے،ان میں یہ بیان ہوا کرتا تھا کہ یوم عاشور کے آخر وقت کھڑا ہو جائے اور رسول اللہ، امیر المؤمنین، جناب فاطمہ، امام حسن اور باقی ائمہ جو اولاد امام حسین- میں سے ہیں،ان سب پر سلام بھیجے اور گریہ کی حالت میں ان کو پرسہ دے اور یہ زیارت پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ،

آپ پر سلام ہوا ے آدم (ع) کے وارث جو برگزیدۂ خدا ہیں آپ پر سلام ہوا ے نوح (ع) کے وارث جو اللہ کے نبی ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسَى كَلِيمِ اللهِ

آپ پر سلام ہوا ے ابراہیم (ع) کے وارث جو اللہ کے دوست ہیں آپ پر سلام ہوا ے موسیٰ (ع) کے وارث جو خدا کے کلیم (ع) ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسَى رُوحِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللهِ

آپ پر سلام ہوا ے عیسیٰ (ع) کے وارث جو خدا کی روح ہیں آپ پر سلام ہوا ے محمد (ص) کے وارث جو خدا کے حبیب ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ

آپ پر سلام ہوا ے علی (ع) کے وارث جو مؤمنوں کے امیر اور ولی خدا ہیں آپ پر سلام ہوا ے حسن (ع)۔

الْحَسَنِ الشَّهِيدِ سِبْطِ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

کے وارث جو شہید ہیں اللہ کے رسول (ص) کے نواسے ہیں آپ پر سلام ہو اے خدا کے رسول (ص) کے فرزند آپ پر سلام ہو۔

يَابْنَ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ
اے بشیر و نذیر اور وصیوں کے سردار کے فرزند آپ پر سلام ہو اے فرزند فاطمہ (ع) جو جہانوں کی عورتوں کی۔

الْعَالَمِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ وَابْنَ خِيَرَتِهِ،۔
سردار ہیں آپ پر سلام ہو اے ابوعبدا (ع) للہ آپ پر سلام ہو اے خدا کے پسند کیے ہوئے اور پسندیدہ کے فرزند۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوِتْرُ الْمَوْتُورُ، اَلسَّلَامُ
آپ پر سلام ہو اے شہید راہ خدا اور شہید کے فرزند آپ پر سلام ہو اے وہ مقتول جس کے قاتل ہلاک ہو گئے آپ پر۔

عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمَامُ الْهَادِي الزَّكِيُّ وَعَلَى أَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَأَقَامَتْ فِي جِوَارِكَ۔
سلام ہو اے ہدایت و پاکیزگی والے امام اور سلام ان روحوں پر جو آپ کے آستاں پر سوگئیں اور آپ کی قربت میں رہ رہی ہیں۔

وَوَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنِّي مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ،۔
اور سلام ہو ان پر جو آپکے زائروں کیساتھ آئیں میرا آپ پر سلام ہو جب تک میں زندہ ہوں اور جب تک رات دن کا سلسلہ قائم ہے

فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِكَ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّ الْمُصَابُ فِي الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِي أَهْلِ السَّمٰوَاتِ
یقینا آپ پر بہت بڑی مصیبت گزری ہے اور اس سے بہت زیادہ سوگواری ہے مومنوں اور مسلمانوں میں آسمانوں میں رہنے والی۔

أَجْمَعِينَ وَفِي سُكَّانِ الْأَرَضِينَ فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، وَصَلَوَاتُ اللهِ
ساری مخلوق میں اور زمین میں رہنے والی خلقت میں پس اللہ ہم ہی کیلئے ہیں اور ہم اس کی طرف لوٹ کر جائیں گے خدا کی رحمتیں

وَبَرَكَاتُهُ وَتَحِيَّاتُهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ الطَّيِّبِينَ الْمُنْتَجَبِينَ وَعَلَى ذَرَارِيهِمُ
ہوں اس کی برکتیں آپ پر سلام ہو اور آپ کے آبائی و اجداد پر جو پاک نہاد نیک سیرت اور برگزیدہ ہیں اور ان کی اولاد پر۔

الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى رُوحِكَ وَعَلَى أَرْوَاحِهِمْ،
کہ جو ہدایت یافتہ پیشوا ہیں آپ پر سلام ہو اے میرے آقا اور ان سب پر سلام ہو آپ کی روح پر اور ان کی روحوں پر۔

وَعَلَى تُرْبَتِكَ وَعَلَى تُرْبَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّهِمْ رَحْمَةً وَرِضْوَاناً وَرَوْحاً وَرَيْحَاناً اَلسَّلَامُ
اور سلام ہو آپکے مزار پر اور ان کے مزاروں پر اے اللہ! ان سے مہربانی خوشنودی مسرت اور خوش روئی کے ساتھ پیش آئے آپ

عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ يَابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَيَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ، وَيَابْنَ
پر سلام ہو اے میرے سردار اے ابوعبد (ع) اللہ اے نبیوں کے خاتم کے فرزند اے اوصیائی کے سردار کے فرزند اے

جہانوں۔

سَيِّدَةِ نِساءِ الْعالَمِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا شَهِيدُ، يَابْنَ الشَّهِيدِ، يا أَخَ الشَّهِيدِ، يا أَبا

کی عورتوں کی سردار کے فرزند آپ پر سلام ہو اے شہید اے فرزند شہید اے برادر شہید اے پدر۔

الشُّهَداءِ . اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّي فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي هٰذَا الْوَقْتِ وَفِي

شہیداں اے اللہ! پہنچا ان کو میری طرف سے اس گھڑی میں آج کے دن میں اور موجودہ وقت میں اور ہر ہر۔

كُلِّ وَقْتٍ تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلاماً، سَلامُ اللهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ يَابْنَ سَيِّدِ .

وقت میں بہت بہت درود اور سلام، آپ پر اللہ کا سلام ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں اے جہانوں۔

الْعالَمِينَ وَعَلَى الْمُسْتَشْهَدِينَ مَعَكَ سَلاماً مُتَّصِلاً مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ اَلسَّلامُ

کے سردار کے فرزند اور ان پر جو آپ کے ساتھ شہید ہوئے سلام ہو لگاتار سلام جب تک رات دن باہم ملتے ہیں۔

عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيدِ، اَلسَّلامُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ، اَلسَّلامُ

حسین (ع) ابن علی (ع) شہید پر سلام ہو علی (ع) ابن حسین (ع) شہید پر سلام ہو۔

عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّهِيدِ اَلسَّلامُ عَلَى الشُّهَداءِ مِنْ وُلْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

عباس (ع) ابن امیر المومنین (ع) شہید پر سلام ہو ان شہیدوں پر سلام ہو جو امیر المومنین (ع) کی اولاد میں سے ہیں۔

اَلسَّلامُ عَلَى الشُّهَداءِ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ، اَلسَّلامُ عَلَى الشُّهَداءِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ،

ان شہیدوں پر سلام ہو جو اولاد حسن (ع) سے ہیں ان شہیدوں پر سلام ہو جو اولاد حسین (ع) سے ہیں۔

اَلسَّلامُ عَلَى الشُّهَداءِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَعَقِيلٍ اَلسَّلامُ عَلَى كُلِّ مُسْتَشْهَدٍ مَعَهُمْ مِنَ

ان شہیدوں پر سلام ہو جو جعفر (ع) اور عقیل (ع) کی اولاد سے ہیں مومنوں میں سے ان سب شہیدوں پر سلام ہو جو ان کے ساتھ

الْمُؤْمِنِينَ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهُمْ عَنِّي تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلاماً .

شہید ہوئے اے اللہ! محمد (ص) و آل (ع) محمد (ص) پر رحمت نازل کر اور پہنچا ان کو میری طرف سے بہت بہت درود اور سلام۔

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا رَسُولَ اللهِ أَحْسَنَ اللهُ لَكَ الْعَزاءَ فِي وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلامُ

آپ پر سلام ہو اے خدا کے رسول (ص) خدائے تعالیٰ آپ کے فرزند حسین (ع) کے بارے میں آپ کے ساتھ بہترین تعزیت کرے آپ پر۔

عَلَيْكِ يا فاطِمَةُ أَحْسَنَ اللهُ لَكِ الْعَزاءَ فِي وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَمِيرَ

سلام ہو اے فاطمہ (ع) خدائے تعالیٰ آپ کے فرزند حسین (ع) کے بارے میں آپ کے ساتھ بہترین تعزیت کرے آپ پر سلام ہو اے۔

الْمُؤْمِنِينَ أَحْسَنَ اللهُ لَكَ الْعَزاءَ فِي وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ۔
امیر المؤمنین (ع) خدائے تعالیٰ آپ کے فرزند حسین (ع) کے بارے میں آپ کے ساتھ بہترین تعزیت کرے آپ پر سلام ہو اے ابو محمد (ع)۔

الْحَسَنَ أَحْسَنَ اللهُ لَكَ الْعَزاءَ فِي أَخِيكَ الْحُسَيْنِ، يَا مَوْلايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ۔
حسن (ع) خدائے تعالیٰ آپکے بھائی حسین (ع) کے بارے میں آپکے ساتھ بہترین تعزیت کرے اے میرے سردار اے ابوعبد (ع) اللہ۔

أَنَا ضَيْفُ اللهِ وَضَيْفُكَ وَجارُ اللهِ وَجارُكَ، وَلِكُلِّ ضَيْفٍ وَجارٍ قِرىً وَقِرايَ فِي۔
میں اللہ کا مہمان اور آپ کا مہمان ہوں اور خدا کی پناہ اور آپکی پناہ میں ہوں یہاں ہر مہمان اور پناہ گیر کی پذیرائی ہوتی ہے اور اس۔

هذَا الْوَقْتِ أَنْ تَسْأَلَ اللهَ سُبْحانَهُ وَتَعَالى أَنْ يَرْزُقَنِي فَكَاكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ۔
وقت میری پذیرائی یہی ہے کہ آپ سوال کریں اللہ سے جو پاک تر اور عالی قدر ہے یہ کہ میری گردن کو عذاب جہنم سے آزاد کر دے

إِنَّهُ سَمِيعُ الدُّعاءِ قَرِيبٌ مُجِيبٌ

اعمال کی متعدد کتب میں درج اعمال عاشورہ:

۱: صبح سے عصر کے وقت تک فاقہ سے رہنا۔

۲: پورا دن حزن وملال میں گذارنا۔

۳: گریباں چاک کرنا، آستین الٹنا اور سیاہ لباس پہننا۔

٤: ہزار مرتبہ ان الفاظ میں لعنت بھیجنا۔ "اللھمہ العن قتلۃ الحسین علیہ السلام۔

٥: اسی روز زیارت عاشورہ کے پڑھنے کی تاکید بیان کی گئی ہے ۔

عزاءداری کے آداب:

1- سیاہ پوشی:

فقہ کے مطابق سیاہ لباس پہننا مکروہ ہے لیکن امام حسین اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی عزاداری میں اس لباس کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ اقدام حزن واندوہ اور غم والم کی نشانی ہے اور شعائر اور عظیم کارناموں کی علامت ہے۔

2- تعزیت گوئی:

اصولی طور پر کسی پروارد ہونے والی مصیبت کے وقت تعزیت کہنا اسلام میں مستحب ہے۔

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص مصیب زدہ انسان کو تعزیت کہہ دے تو اس کا اجر وثواب اس مصیبت زدہ انسان کے برابر ہوگا۔ (سفینة البحار، ج2، ص188)

☆ یہ سنت شیعیان اہل بیت (ع) میں رائج ہے جیسے: "عَظَّمَ اللهُ أُجورَكُم" کہہ کر ایک دوسرے کو تعزیت وتسلیت پیش کرتے ہیں۔

☆ امام باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: جب شیعہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں ابا عبداللہ الحسین علیہ السلام کی مصیبت میں یہ جملہ دہراتے ہیں:

"أعظَمَ اللهُ أُجورَنا بِمُصابنا بالحُسَين (علیه السلام) وَ جَعَلَنا وَ إیاكُم مِنَ الطالبینَ بثاره مع وَلیهِ الإمام المَهدی مِن آلِ مُحَمَّدٍ علیهمُ السَّلامُ".

خداوند متعال امام حسین (ع) کی سوگواری اور عزاداری کی برکت سے ہمارے اجر میں اضافہ فرمائے اور ہم اور آپ کو امام مہدی آل محمد (علیہم السلام) کے ہمراہ امام حسین (ع) کے خونخواہوں میں سے قرار دے۔ **(مستدرک الوسایل، ج2، ص216)**

3- عاشورا کے دن کام کاج بند:

امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جو شخص عاشورا کے روز کام کاج کو تعطیل کر دے یعنی کام اور کمائی کے لئے اقدام نہ کرے اور بنی امیہ کی ناک رگڑنے کے لئے جو عاشورا کو متبرک سمجھتے تھے اگر کوئی اپنی روزانہ معیشت کے لئے بھی کوشش نہ کرے خداوند متعال اس کے دنیاوی اور اخروی حوائج برآوردہ فرمائے گا اور روز عاشور جس کی مصیبت والم وعزا کا دن ہوگا قیامت کے روز جو سب کے لئے ہول وہراس کا دن ہے اس کے لئے سرور وشادمانی کا دن ہوگا۔ **(امالی شیخ صدوق، ص129)**

4- زیارت اور زیارت خوانی:

علقمۃ بن حضرمی نے حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) سے درخواست کی کہ: یابن رسول اللہ (ص)! مجھے ایسی دعا تعلیم فرما کہ میں اس روز دور اور نزدیک سے اور اپنی گھر سے پڑھ لیا کروں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اے علقمہ! جب بھی دعا پڑھنا چاہیں تو اٹھ کر دو رکعت نماز بجالائیں اور اس کے بعد زیارت عاشورا پڑھ لیں۔ پس اگر زیارت پڑھ لیں تو گویا آپ نے ان کلمات وجملات سے دعا کی ہے جو ملائکہ امام حسین علیہ السلام کے زائر کے لئے دعا کرتے ہوئے بروئے کار لاتے ہیں 100 ہزار ہزار (سو ملین یا دس کروڑ) درجات آپ کے لئے ثبت فرمائے گا اور آپ اس شخص کی مانند ہیں جو امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ شہادت پا چکا ہوتا کہ امام حسین علیہ السلام کے اصحاب وانصار کے درجات

میں شریک ہوجائیں اورآپ صرف اور صرف ان شہیدوں کے زمرے میں قرار پائیں اور ان ہی شہیدوں کے عنوان سے پہچانے جائیں جو امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ شہید ہوئے ہیں اور آپ کے لئے ہر نبی اور ہر رسول کی زیارت کا ثواب لکھا جائے گا اور ان تمام لوگوں کا ثواب آپ کے لئے لکھا جائے گا جس نے امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے آخر تک آپ (ع) کی زیارت کی ہے۔(مصباح المجتہد ص714)

([اگر ممکن ہو تو زیارت عاشورا معروفہ 100 لعن اور 100 سلام کے ہمراہ پڑھ لیں اور اگر آپ کے پاس فرصت نہیں ہے تو زیارت عاشورا غیر معروفہ پڑھ لیں جو اجر و ثواب میں زیارت عاشورا معروفہ کے برابر ہے۔زیارت عاشورا معروفہ اور غیر معروفہ کتاب مفاتیح الجنان میں موجود ہیں۔)

5 گریہ وعزاداری کا افضل ترین عمل:

قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم لابنته السيدة فاطمه سلام الله عليها: يا فاطمة إن نساء امتي يبكون على نساء أهل بيتي، ورجالهم يبكون على رجال أهل بيتي، ويجددون العزاء جيلا بعد جيل، في كل سنة فإذا كان القيامة تشفعين أنت للنساء وأنا أشفع للرجال وكل من بكى منهم على مصاب الحسين أخذنا بيده وأدخلناه الجنة، يا فاطمة ! كل عين باكية يوم القيامة، إلا عين بكت على مصاب الحسين (ع).(بحار الانوار .علامه محمد باقر مجلسي ج 44 ص 293).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: بیٹی فاطمہ (س)! بے شک میری امت کی خواتین میرے خاندان کی خواتین کے مصائب پر روتی ہیں اور ان کے مرد میرے خاندان کے مردوں کے مصائب کے لئے روتے ہیں اور نسل درنسل ہر برس ہماری عزاداری کی تجدید کرتے ہیں اور جب قیامت ہوگی تو آپ (اہل بیت کی خواتین کے مصائب پر گریہ و بکاء کرنے والے) خواتین کی شفاعت کریں گی اور میں (اہل بیت کے مردوں پر گذرنے والے مصائب پر گریہ و بکاء کرنے والے) مردوں کی شفاعت کرونگا اور ان میں سے جس نے بھی امام حسین علیہ السلام کے مصائب کے لئے گریہ و بکاء کیا ہوگا ہم اس کا ہاتھ پکڑلیں گے اور اس کو جنت میں داخل کریں گے۔ یا فاطمہ (س)! روز قیامت تمام آنکھیں رورہی ہونگی سوائے ان آنکھوں کے جو امام حسین (ع) کے مصائب کے لئے اشکبار ہوئی ہیں۔

تباکی اور رونا:

حدیث قدسی میں مذکور ہے کہ خداوند متعال نے حضرت موسی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: اے موسی! جو بھی روز عاشورا میرے حبیب مصطفی (ص) کے فرزند کے لئے گریہ کرے یا رونے کی صورت بنائے اور سبط مصطفی (ص) کی مصیبت پر تعزیت کہے؛ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں ہوگا۔(مستدرک سفینۃ البحار، ج7، ص235)

6- عزاداری کی مجالس بپا کرنا:

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: آپ کی طرف سے بپا کی ہوئی مجالس کو میں دوست رکھتا ہوں اور ان سے محبت کرتا ہوں۔اپنی مجالس میں ہمارے امر کو زندہ رکھو۔خدا رحمت نازل فرمائے اس پر جو ہمارے امر کا احیاء کرے۔(وسایل الشیع ※، ج10،ص235)۔

7۔ ظہر عاشورا نماز جماعت:

سید الشہداء علیہ السلام اور آپ (ع) کے باوفا اصحاب سب کے سب نماز کی راہ میں شہید ہوئے۔اسی بنا پر ہم امام حسین علیہ السلام کی" زیارت مطلقہ" میں امام (ع) کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

اشهد انك قد اقمت الصلاة و اتيت الزكاة و امرت بالمعروف و نهيت عن المنكر. (**1** تا **7** - سو گنامه عاشورا، ص **80**- **67**)

"میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی اور زکات ادا کی اور بھلائیوں کا حکم دیا اور برائیوں سے منع کیا۔"

لذتیں ترک کرنا:

8۔ ترکِ لذات:

ضروری ہے کہ زندگی کی لذتیں جو کھانے، پینے، نیز سونے اور بولنے سے حاصل ہوتی ہیں ترک کی جائیں۔(مگر یہ کہ ان کی ضرورت ہو)؛ نیز دینی برادران سے ملاقات تک ترک کی جائے اور اس روز کو گریہ و بکاء اور غم و اندوہ کا روز قرار دیا جائے اور [عزاداران] اس شخص کی طرح ہوں جو اپنے والد یا بھائی کھو گیا ہے۔

☆ امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: اس روز (عاشورا کو) لذت بخش امور سے اجتناب کیا جائے اور سوگواری کے آداب و مراسمات بجالائے جائیں اور سورج کے زوال تک کھانے پینے سے پرہیز کیا جائے اور پھر اسی غذا میں سے کھایا جائے جو سوگوار افراد کھایا کرتے ہیں۔(میزان الحکمۃ، ج8،ص3783)

ایک عالم دین نے فرمایا: سات محرم الحرام سے امام حسین علیہ السلام پر پانی بند کیا گیا؛ روز عاشورا تک آپ کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ پانی پینے سے پرہیز کریں؛ بے شک دوسری حلال مشروبات سے استفادہ کریں لیکن آقا و سید و سرور اور آپ (ع) کے خاندان و اصحاب احترام میں پانی پینے سے اجتناب کریں۔

9- اخلاص کو بطور خاص یاد رکھیں:

ہمیں عزاداری کو عادت اور رسم کی طور عزاداری نہیں کرنی چاہئے بلکہ اس عمل کو خالص نیت اور اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے انجام دینا چاہئے اور اپنے خلوص میں بھی ہمیں صادق و راست باز ہونا چاہئے۔کیونکہ حتی ایک چھوٹا سا عمل بھی اگر خلوص نیت کے ساتھ

انجام پائے ان کثیر اعمال سے کہیں زیادہ بہتر ہے جن میں خلوص اور صداقت کا لحاظ نہ رکھا گیا ہو خواہ وہ اعمال کئی ہزار گنا زیادہ کیوں نہ ہوں؛ چنانچہ یہ بات حضرت آدم (علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) اور شیطان رجیم کی عبادات سے بخوبی سمجھ میں آتی ہے؛ کیونکہ شیطان کی کئی ہزار سالہ غیر مخلصانہ عبادت اسے دوزخ کی آگ سے نجات نہیں دے سکی۔ جبکہ حضرت آدم (ع) کی عبادت شیطان کی نسبت بہت کم تھی مگر چونکہ ان عبادات میں اخلاص کا عنصر شامل تھا خداوند متعال نے ابوالبشر (ع) کا ترک اولی بخش دیا اور آپ (ع) کو نبوت عطا فرمائی۔

اعمال کی انجام دہی میں بھی خیال رہے کہ کہیں ریاء اور لوگوں کی تعریف و تمجید کی خواہش و تمنا ہماری نیت میں رسوخ نہ کرلے۔

10 روز عاشورا توبہ واستغفار کا دن:

امام حسین علی علیہ السلام اور نماز:

ہم سب جانتے ہیں کہ نو محرم الحرام کو محاصرہ شدید ہوا اور لشکر یزید نے حملے کا منصوبہ بنایا تو امام حسین علیہ السلام نے بھائی عباس علیہ السلام سے فرمایا: یزیدی لشکر کے پاس جائیں اور اگر ممکن ہو تو ان سے آج کی رات مہلت لیں اور جنگ کو ایک کل تک ملتوی کرائیں تاکہ ہم آج کی رات نماز، استغفار اور مناجات اور اپنے پروردگار کے ساتھ راز و نیاز میں گذاریں؛ خدا جانتا ہے کہ میں نماز، تلاوت قرآن اور دعا و استغفار کو کس حد تک دوست رکھتا ہوں۔

ضحاک بن عبداللہ سے روایت ہے کہ شب عاشورا امام حسین علیہ السلام اور آپ (ع) کے انصار و افراد خاندان نے نماز و استغفار اور دعا میں گذار دی۔

امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد ہر شب ایک ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ روز عاشورا امام حسین علیہ السلام نے نماز ظہر و عصر کا خاص طور پر اہتمام کیا اور یزیدی دشمن کے تیروں کی بوچھاڑ مین بھی نماز عشق کی داستان رقم فرمائی۔

چنانچہ امام علیہ السلام قطعی طور پر اپنے پیروکاروں سے بھی توبہ و استغفار اور دعا و عبادت کی توقع رکھتے ہیں چنانچہ حالت عزاداری میں بھی، نماز کی حالت مین بھی اور تعزیت و تسلیت کہنے اور مجالس کے انعقاد کے ضمن میں بھی استغفار اور راز و نیاز کا عنصر شامل ہونے کی ضرورت ہے۔

11۔ روز عاشورا تسلیت و تعزیت کا دن:

روز عاشورا "زیارت تسلیت" پڑھ لینی چاہئے اور روز عاشور توسل کر کے اصلاح احوال، عزاداری و عبادات کی قبولیت اور اپنی کوتاہیوں اور کم عملیوں یا گناہوں سے مغفرت طلب کرنی چاہئے۔ (8 تا 10 ترجمۃ المراقبات، ص 4753)

12۔ عزاداری پیغام زینب (س):

ہم جانتے ہیں کہ حضرت زینب سلام اللہ علیہا پہلی عزادار ہیں جنہوں نے کربلا میں امام (ع) کے جسم مبارک پر آ کر فرمایا: اے میرے جد یا رسول اللہ (ص)! یہ آپ کے حسین ہیں جو خون میں لت پت ریت اور مٹی میں پڑے ہوئے ہیں جبکہ ان کے اعضاء قطع کر دیئے گئے ہیں؛ یا اللہ ہماری یہ قربانی اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔ یوں عزاداری کی تہذیب کی بنیاد پڑی اور حضرت زینب سلام اللہ نے بنی امیہ کی ایک عظیم سازش یہیں ناکام بنا دی جو عاشورا کا پیغام کہیں بھی نہیں پہنچنے دینا چاہتے تھے۔ سیدہ نے یہ سلسلہ شام تک قیدی ہوتے ہوئے بھی جاری رکھا اور عزاداری کو پیغام رسانی کا بہترین اور مؤثر ترین ذریعہ ثابت کر کے دکھایا چنانچہ ہمیں بھی عاشور کے روز اور عزاداری کے دوسرے ایام میں اس خاص بات کا خیال رکھنا چاہئے اور خیال رکھنا چاہئے کہ ہر مجلس عزاداری کندھے پر نئی ذمہ داریاں عائد کرتی ہے اور اگر ہم کسی مجلس میں شرکت کریں اور عزاداری کر کے اٹھیں اور ہمارے دلوں میں کسی نئی ذمہ داری کا احساس نہ ہو تو ہم نے وقت ضائع کیا ہے کیونکہ عزاداری احیائے دین کا وسیلہ ہے جیسا کہ انقلاب عاشورا اور تحریک حسینی اور واقعہ کربلا دین اسلام کے احیاء کا وسیلہ ٹھہرا۔

تاریخ میں عاشورہ کا دن کونسا دن:

☆ نواسۂ رسول اسلام ﷺ حسین ابن علیؑ کی شہادت کا دن۔

☆ حق و باطل کے بیچ جنگ اور حق کی کامیابی کا دن۔

☆ ظلم و تشدد اور بربریت کے خلاف جدو جہد کا دن۔

☆ یزیدیت کو صفحۂ ہستی سے محو کرنے کا دن۔

☆ طاغوت اور طاغوتی حکومتوں کو سرنگوں کرنے کا دن۔

☆ عدالت اور عدالت پسندوں کی سرفرازی اور کامیابی کا دن۔

☆ پرچم اسلام کی سربلندی اور پرچم کفر و نفاق کی سرنگونی کا دن۔

☆ خون کی تلوار پر جیت کا دن۔

☆ عالم اسلام بلکہ عالم انسانیت کے اتحاد اور یکجہتی کا دن۔

☆ اسلام اور اسلامی طاقت اور امریکہ و اسرائیل کو پہچنوانے کا دن۔

☆ اسلام اور محسن اسلام بلکہ انسانیت اور محسن انسانیت سے اظہار عقیدت کا دن۔

☆ حسین اور حسینیت سے اظہار محبت اور یزید و یزیدیت سے اظہار نفرت کا دن۔

❀❀❀❀❀